ادبیات

مجھے معلوم نہ تھا

(از جناب نہال سیوہاروی)

اثرِ نالۂ سوزاں مجھے معلوم نہ تھا　　جل ہی جائینگے دل وجاں مجھے معلوم نہ تھا
حد سے بڑھ جاتی ہی جب تلخیٔ زہرِ غمِ عشق　　ستمِ مرگ ہے احساں مجھے معلوم نہ تھا
مل سکیگا نہ کوئی چارہ گرِ حسرتِ دل　　ہے محالات سے درماں مجھے معلوم نہ تھا
جاں دہیِ حسن پہ شائستۂ پرسش نہ ہوئی　　اتنی یہ جنس ہے ارزاں مجھے معلوم نہ تھا
عشرتِ صحبتِ دلدار وطرب کامیِ شوق　　ہیں حکایاتِ پریشاں مجھے معلوم نہ تھا
غم کہ موہوم سمجھتا ہے جسے خندۂ عیش　　ہے خدنگِ دلِ انساں مجھے معلوم نہ تھا
عقل کہتے ہیں جسے بخیہ گرِ چاکِ جنوں　　ہی وہ خود چاک گریباں مجھے معلوم نہ تھا
نرمیِ شبنم وگل پر اُسے کرتا تھا قیاس　　سخت ہی فطرتِ دوراں مجھے معلوم نہ تھا
موسمِ گل جسے کہتے ہیں نشاطِ ابدی　　وہ بھی ہے عمرِ گریزاں مجھے معلوم نہ تھا
زندگی ہوتی ہے مشکل سے کہیں مشکل تر　　جس قدر کہتے ہیں آساں مجھے معلوم نہ تھا
وہ ہر اک لمحہ کہ ہو حاصلِ دنیائے سکوں　　ہے یہاں حاملِ طوفاں مجھے معلوم نہ تھا
مصلحت کے لیے چاہو تو سمجھ لو مختار　　ورنہ مجبور ہے انساں مجھے معلوم نہ تھا
دہر وہ منزلِ آفت ہے جہاں صورتِ کاہ　　ہی دلِ کوہ بھی لرزاں مجھے معلوم نہ تھا
میں فسوں کردۂ آغازِ بہاراں ہوں نہالؔ　　گر انجامِ بہاراں مجھے معلوم نہ تھا